قسط ششم

آدھی صدی کا سفر

مکرم عرفان احمد خان صاحب۔ جرمنی

اجتماع کی انتظامیہ نے فیصلہ کیا تھا کہ کھیلوں کے لئے مسجد نور فرانکفرٹ کے سامنے سڑک کے دوسری طرف موجود سپورٹس کمپلیکس شہر کی انتظامیہ سے حاصل کیا جائے نیز اجتماع کی تشہیر پورے جرمنی میں کی جائے۔ تاکہ جہاں جہاں کوئی احمدی موجود ہے اس تک اطلاع پہنچے اور وہ اجتماع میں شامل ہو۔ کچھ علم تو ہو کہ اس وقت جرمنی میں احمدیوں کی تعداد کیا ہے۔ اجتماع کے لئے مکرم انوری صاحب مشنری انچارج و نائب صدر خدام الاحمدیہ نے ذیل افراد پر مشتمل انتظامی کمیٹی ترتیب دی۔ نگران اعلیٰ مکرم فضل الٰہی انوری صاحب، ناظم اجتماع مکرم عبدالرؤف خان صاحب۔ قائد مجلس، سیکرٹری پروگرام، کھیلیں، خاکسار عرفان احمد خان، سیکرٹری ضیافت، مکرم خلیفہ فلاح الدین احمد صاحب، سیکرٹری رہائش مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب، سیکرٹری تیاری انعامات مکرم مرزا محمود احمد صاحب، روایت تو یہ ہے کہ اجتماع میں ناظم مقرر کئے جاتے ہیں لیکن وقت کی مناسبت سے جو فیصلہ مشنری انچارج و نائب صدر نے کیا سب نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ اس اجتماع کی جو رپورٹ روزنامہ الفضل ربوہ میں 25 ستمبر 1973ء کے پرچہ میں وکالت تبشیر کی طرف سے شائع ہوئی اس میں بھی ناظم کی بجائے سیکرٹری کا لفظ شائع شدہ ہے۔ اس اجتماع میں چالیس خدام شامل ہوئے۔ مکرم قاضی نعیم الدین صاحب (مرحوم) مبلغ ہمبرگ چار خدام کے ہمراہ تشریف لائے اور اجتماع کے پروگراموں میں بھرپور شرکت کی۔ فٹ بال میں ہمبرگ کی ٹیم فرانکفرٹ کو شکست دے کر فاتح قرار پائی۔ فٹبال کی صرف دو ٹیمیں بنائی گئی تھیں۔ ایک فرانکفرٹ کے خدام پر مشتمل تھی اور دوسری ٹیم مہمان کھلاڑیوں پر مشتمل تھی جس کو ہمبرگ ٹیم کا نام دیا گیا۔ خدام افتتاحی تقریب کے لئے جمع تھے کہ نومسلم بھائی جن کا پوری جماعت بہت احترام کرتی تھی مکرم ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی صاحب کے انتقال کی انتہائی افسوسناک خبر پہنچی جس نے ہم سب کو رنجیدہ کر دیا اور اجتماع کی افتتاحی تقریب تین گھنٹے کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ اس اجتماع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی طرف سے خط اور پھر اجتماع کے روز برقی پیغام بھی موصول ہوا۔ حضورؒ نے مشنری انچارج کے نام تحریر فرمایا آپ کا 21 مئی کا تحریر کردہ خط ملا۔ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے، سعید روحوں کے لئے ہدایت کا مؤجب ہو۔ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے اور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی سے ملتا جلتا اجتماع کی مبارکباد کا برقی پیغام اجتماع کے روز موصول ہوا جس سے خدام کو بہت خوشی ہوئی۔ اس اجتماع میں بالترتیب تلاوت و نظم پڑھنے والے دونوں خدام مکرم مودود احمد صاحب اور مکرم حمید اللہ زاہد صاحب اب اس دنیا میں موجود نہیں۔ مکرم مودود احمد صاحب جرمنی سے امریکہ چلے گئے تھے اور وہاں ہی ان کی وفات ہوئی۔ ان کے بیٹے سے اکتوبر 2003ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دَورہ امریکہ کے دوران ڈالاس میں ملاقات ہوئی تو ان کے والد کے حوالے سے کئی یادیں تازہ ہوگئیں۔ مکرم حمید اللہ زاہد صاحب قیام جرمنی کے دوران بیمار ہو گئے تھے۔ جلدی پاکستان واپس لَوٹ گئے اور وہاں جوانی میں ہی وفات پا گئے۔ اجتماع کی افتتاحی اور اختتامی تقریر مکرم انوری صاحب نے کی۔ آپ نے ہم نوجوانوں کو جھنجوڑا کہ مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کو احمدی ہوئے تین سال سے بھی کم عرصہ ہوا ہے اور انہوں نے سب سے زیادہ علمی مقابلوں میں انعامات جیتے ہیں۔ حضرت 'مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور الہامات' کے پرچہ میں ایک بھی غلطی نہیں۔ اب یہ چاروں شخصیات اللہ کو پیاری ہو چکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے، آمین۔

ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی کی وفات

مَیں جب جرمنی میں آن وارد ہوا اور جتنا عرصہ مشن ہاؤس رہا حلیم الطبع، منکسر المزاج، گفتار میں بے مثال مکرم ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی صاحب جو اٹلی کی عالمی شہرت رکھنے والی انشورنس کمپنی جنرالی کے ڈائریکٹر برائے جرمنی تھے بلاناغہ روزانہ شام کو مسجد تشریف لاتے۔ ویک اینڈ پر تو دن میں دو تین بار باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد آتے۔

9 جون کی 1973ء صبح اُن کی وفات کی خبر احباب جماعت کے لئے بہت بڑا صدمہ تھی۔ جس نے سنا سکتہ میں آ گیا۔ انوری صاحب تو غم سے نڈھال تھے۔ ان کی تدفین میں ایک ہفتہ لگا۔ کیوسی صاحب کی بیگم جو مسلم نہیں تھیں اس بات پر تو راضی تھیں کہ کیوسی صاحب کی آخری رسومات اسلام کے مطابق ادا کی جائیں لیکن وہ چاہتی تھیں کہ ہر کام ان کی آنکھوں کے سامنے ہو۔ میّت کو غسل دینے اور کفن پہنانے کے اسلامی طریق کار سے متعلق انوری صاحب نے بیگم کیوسی کو آگاہ کیا لیکن ان کا دل مطمئن نہیں تھا کہ ان سے ہٹ کر میّت کو کفنایا جائے۔ بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ میّت کو غسل دیتے اور کفن پہناتے وقت تھوڑے فاصلہ پر ایک چادر تان دی جائے گی اور بیگم کیوسی اس چادر کی اوڑھ میں کھڑی رہیں گی۔ مسجد کے قریب جنوبی

قبرستان میں نعش کو نہلانے کا کوئی بندوبست نہیں تھا چنانچہ انتظامیہ سے درخواست کر کے خصوصی انتظام کیا گیا۔ خاکسار اور مکرم منیر احمد بٹ صاحب نے بالٹیوں کی مدد سے وہاں پانی جمع کیا۔ اور جب میّت کو غسل دیا گیا تو ایک لمبی چادر خاکسار اور منیر احمد بٹ (مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب کے برادرِ نسبتی) تان کر کھڑے رہے جس کے پیچھے مکرم کیوسی صاحب کی بیگم موجود رہیں۔ مکرم عبدالہادی کیوسی مرحوم کو غسل دینے والوں میں مکرم فضل الٰہی انوری صاحب، چودھری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت لاہور جو ان دنوں فرانکفرٹ میں موجود تھے اور مکرم سیّد مبارک شاہ صاحب ابن حضرت سیّد سرور شاہ صاحبؓ شامل تھے۔

تدفین کے دن ایک بہت بڑا ہجوم تھا۔ ان کے دفاتر کے لوگوں کے علاوہ جرمنی کی انشورنس کمپنیوں کی نمائندگی میں ایک خلقت موجود تھی۔ جو تقریب عام طور پر چرچ میں ہوتی ہے وہ کیوسی صاحب کے مسلمان ہونے کے ناطے ممکن نہیں تھی۔ ویسے بھی بیگم کیوسی کی خواہش تھی کہ میرے میاں کو ان کے مذہبی عقائد کے مطابق دفنایا جائے۔ جہاں کیوسی صاحب کی تدفین ہونا تھی اس کے ساتھ ایک درمیانی سڑک ہے جو احاطہ کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ اس روز وہ سڑک انسانوں سے بھری ہوئی تھی۔ وہاں ہی کیوسی صاحب کا جنازہ رکھا گیا۔ باری باری لوگوں نے نمائندگی میں تعزیتی ریفرینس پڑھے۔ اس دوران تابوت پھولوں سے ڈھک گیا۔

اس ساری کارروائی کے بعد بیگم کیوسی صاحبہ نے انوری صاحب کو تابوت قبر میں اُتارنے کو کہا۔ چنانچہ ہم احمدیوں نے جن کی جرمنی میں تعداد زیادہ نہیں تھی اپنے مرحوم بھائی کے تابوت کو قبر میں اتارا۔ اس وقت تمام حاضرین وہاں موجود رہے۔ بیگم کیوسی نے چالیس سال کے لئے ڈبل قبر کی ادائیگی کی تھی۔ جب چالیس سال پورے ہو گئے تو انوری صاحب نے بیگم کیوسی سے رابطہ کیا۔ وہ بہت ضعیف ہو چکی تھیں اور کیوسی صاحب کے ساتھ دفن ہونے میں ان کی دلچسپی ماند پڑ چکی تھی۔ کیوسی صاحب مرحوم کی بیٹی بھی قبر کو مزید عرصہ کے لئے قائم رکھنے میں دلچسپی نہ رکھتی تھیں۔ انوری صاحب نے بیگم کیوسی سے اجازت لے لی کہ کیوسی صاحب کے ساتھ کی قبر میں انوری صاحب کو وفات کے بعد دفنا دیا جائے۔ چنانچہ کیوسی صاحب کی قبر کی میعاد بڑھانے کے لئے جماعت نے اور دوسری قبر کی ادائیگی انوری صاحب نے کر دی اور وفات کے بعد وہاں دفن بھی ہوئے۔ اس طرح انوری صاحب کی خواہش کی تکمیل کے سامان خدا نے کر دیئے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی صاحب نے 1964ء میں اسلام کا مطالعہ شروع کیا تو آپ کا رابطہ مسجد نور فرانکفرٹ سے ہوا۔ آپ نے قاعدہ یسّرنا القرآن کے ابتدائی اسباق مکرم محمود احمد چیمہ صاحب مبلغ سلسلہ سے پڑھے۔ مکرم چیمہ صاحب واپس پاکستان جانے تک کیوسی صاحب کو پڑھاتے رہے۔ چار سال اسلام کا گہرائی سے مطالعہ کرنے کے بعد کیوسی صاحب نے 1968ء میں اسلام قبول کرنے کی سعادت پائی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے یورپ کی مشترکہ زبان اسپرانٹو میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی سعادت بھی عطا فرمائی۔ 1970ء میں آپ نے جلسہ سالانہ قادیان اور ربوہ دونوں میں شرکت کی۔ آپ نے قادیان کی زیارت پر جو تاثرات تحریر کئے ان کا اردو ترجمہ مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب نے زیارت قادیان سے متعلق ایمان افروز تاثرات کے عنوان سے 7 فروری 1971ء کو روزنامہ الفضل میں شائع کروایا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حج کی سعادت بھی عطا فرمائی جس کے بعد آپ نے جرمن زبان میں کتاب Das Haus in Mekka شائع کی یعنی ’’مکہ کا بیت عتیق‘‘۔ آپ کی وفات کے بعد مکرم انوری صاحب نے اس کتاب کا اردو ترجمہ ’’میراج بیت اللہ‘‘ کے عنوان سے شائع کیا۔ کیوسی صاحب کے قبول اسلام کے واقعات پر مشتمل انوری صاحب کا مضمون 27 مارچ 1973ء کے روزنامہ الفضل کی زینت بنا۔ آپ کی سیرت پر مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب نے جو مضمون تحریر کیا وہ 20 جون 1973ء کو الفضل میں شائع ہوا۔ یہ تمام تحریرات پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ایک بڑے دنیاوی عہدہ پر ہونے اور خداداد صلاحیتوں کے مالک ہونے کے باوجود آپ میں بے حد انکساری اور مبلغ کا احترام تھا۔ جماعت جرمنی آج بھی ان کی کمی محسوس کرتی ہے۔ اتنا اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود انکساری کے ساتھ روز کی بنیاد پر جماعت کو وقت دینے والے خادم کو وہ لوگ آج بھی یاد کرتے ہیں جنہوں نے ان کے ساتھ وقت گزارا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے آپ کی 1967ء کے دَورے کے دوران اور پھر 1971ء میں ربوہ میں یادگار ملاقات ہوئی جس کی تصاویر تاریخ احمدیت جرمنی کا حصہ ہیں۔ حضورؒ بھی آپ کے ساتھ انتہائی شفقت فرماتے تھے۔ انڈین احمدی سفارت کار مکرم سیّد برکات احمد صاحب کسی کام سے بون تشریف لائے تو ڈاکٹر کیوسی صاحب سے ملنے چند گھنٹوں کے لئے بطور خاص فرانکفرٹ تشریف لائے اور دوپہر کا کھانا ڈاکٹر کیوسی کے ساتھ کھایا۔ انوری صاحب نے پوری جماعت کو کھانے پر اطلاع دی تھی لیکن ورکنگ ڈے ہونے کی وجہ سے صرف چند احمدی دوست شامل ہو سکے تھے۔

آپ کی وفات پر جماعت جرمنی نے جو قرارداد تعزیت پاس کی اور جو 26 جولائی 1973ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوئی کے مطابق کیوسی صاحب مرحوم جرمن زبان میں شائع ہونے والے رسالہ Der Islam کی مجلس ادارت کے رکن ہونے کے ساتھ فنانس کمیٹی کے نائب صدر اور آڈیٹر کے طور بھی خدمت بجا لا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم بھائی کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے اور اَجرِعظیم سے نوازے، آمین۔

انتظامیہ جلسہ سالانہ جرمنی 2025ء

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی 29 تا 31 اگست 2025ء کے لیے مندرجہ ذیل افسران کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

افسر جلسہ سالانہ:
مکرم عطاء الحلیم صاحب

افسر جلسہ گاہ:
مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب

افسر خدمتِ خلق:
مکرم امتیاز احمد شاہین صاحب